

## صیہونیت: ”جب نا انصافی قانون بن جاتی ہے، تو مرا حمت فرض بن جاتی ہے“

انیسویں صدی کے آخر میں یورپی نوآبادیاتی منطق سے جنم لینے والا ایک منصوبہ، جو نسلی قوم پرستی میں پتسلہ لیا گیا اور مذہبی نجات کے بھیس میں فروخت کیا گیا، آج جدید دنیا میں سب سے بڑے دکھوں کے حرکات میں سے ایک بن گیا ہے۔ الیمنہ صرف یہ ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کے ساتھ کیا کرتا ہے، بلکہ اس میں یہ بھی ہے کہ نام نہاد مہذب دنیا اپنے قوانین، زبان اور اخلاقیات کو اسے جائز قرار دینے کے لیے کس طرح مسح کرتی ہے۔ یہ صرف فلسطین نہیں جو محاصرے میں ہے۔ یہ سچائی ہے۔ یہ انصاف ہے۔ یہ خود انسانیت ہے۔

### مسيحاني جنون: نيتن یاہو کی تباہی کی جنگ

جب اسرائیلی وزیر اعظم بجانمن نیتن یاہو نے 7 اکتوبر کے بعد بائبلی یہادیات کا سہارا لیا۔ ”عمالق“ کی تباہی کا مطالبہ کرتے ہوئے اور مہم کو ”نور کے بچوں“ اور ”اندھیرے کے بچوں“ کے درمیان جنگ کے طور پر پیش کیا۔ تو وہ صرف ایک فوجی آپریشن کا اشارہ نہیں دے رہے تھے۔ وہ ایک نسل کشی کی صلیبی جنگ کا اعلان کر رہے تھے۔ یہ مسیحانی قوم پرستی تھی جو الہی حق کے پردوے میں چھپی ہوئی تھی۔

یہودی صحیفوں میں ”عمالق“ اس دشمن کی طرف اشارہ کرتا ہے جسے مکمل طور پر تباہ کر دینا ہے، بشمول عورتیں اور بچے۔ یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔ یہ صیہونیت بے نقاب تھی: انتہائی قوم پرستی اور آخرت کے عسکریت پسندی کا زہر یلا امتزاج۔ ایک نوآبادیاتی تحریک جو مذہبی برتری کے پردوے میں چھپی ہوئی ہے۔ اور یہ ایک قوم کی روح اور دنیا کے ضمیر کو نگل رہی ہے۔

”اب جا اور عمالق پر حملہ کر اور ان کے پاس جو کچھ ہے اسے مکمل طور پر تباہ کر دے۔ انہیں معاف نہ کر، بلکہ مردوں و عورت، بچوں اور شیر خواروں، بیلوں اور بھیڑوں، اونٹوں اور گدھوں، سب کو قتل کر۔“ (1 سمومیل 15:3)

## صیہونیت یہودیت نہیں ہے

اسرائیل دعویٰ کرتا ہے کہ وہ یہودی ریاست ہے۔ لیکن یہودیت صیہونیت نہیں ہے۔ یہودیت اسرائیلی ریاست سے ہزاروں سال پرانی ہے۔ یہ ایک ایسی عقیدہ ہے جو انصاف، یادداشت اور اخلاقی قانون پر مبنی ہے۔ کوئی اسلامی ریاست یہ دعویٰ نہیں کرتی کہ وہ تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ حتیٰ کہ ویلکن بھی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ وہ تمام عیسائیوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ لیکن اسرائیل دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمام یہودیوں کی طرف سے بولتا ہے۔ اس دعوے کو ہتھیار بنا کر اختلاف رائے کو خاموش کرنے، تنقید کو جرم قرار دینے اور ذمہ داری سے بچنے کے لیے۔

صیہونیت ایک 19ویں صدی کی سیاسی تحریک ہے جو یورپی نسلی منطق اور نوآبادیاتی استحقاق پر مبنی ہے۔ 1897 میں بیدا ہوئی، اس نے 1933 میں ہوا رامعابدے کے تحت نازیوں کے ساتھ تعاون کیا تاکہ یہودیوں کو فلسطین منتقل کیا جائے جبکہ یہودیوں کی قیادت میں جرمی کے خلاف اینٹی فاشست بانیکاٹ کو کمزور کیا۔ اس نے ایسی حکمت عملی استعمال کیں جو آج دہشت گردی کے طور پر لیبل کی جاتیں گی۔ بم دھماکے، قتل اور نسلی صفائی۔ تاکہ برطانوی یمنڈیٹ اور مقامی فلسطینی آبادی کو بے دخل کیا جائے۔

1948 میں، اسرائیل نے خود کو ایک ریاست قرار دیا، ناکہہ میں 700,000 سے زائد فلسطینیوں کو بے دخل کیا، ان کے دہبہات کو مٹایا اور بیانیہ کو دوبارہ لکھا۔ اس کے بعد سے، اسرائیل ایک نسل پرستی کے نظام کے طور پر کام کر رہا ہے۔ زمینوں کو ختم کرنا، لہروں کو مسمار کرنا، بچوں کو گرفتار کرنا اور ایک فوجی قبضہ نافذ کرنا جو بین الاقوامی قانون کے ہر اصول کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

## عہد توڑنا

اور یہ صرف بین الاقوامی قانون نہیں ہے۔ صیہونیت یہودی قانون ہلاخہ کی بھی خلاف ورزی کرتی ہے، جس میں جنگ کے لیے سخت قواعد شامل ہیں:

- شہریوں کو بچانا ضروری ہے
- شہروں کو حملے سے پہلے امن کی پیشکش کرنی چاہیے
- پھل دینے والے درختوں کو تباہ نہیں کرنا چاہیے

- قیدیوں کے ساتھ انسانی سلوک کرنا چاہیے
- بھوک، بلا انتیاز قتل اور غیر ضروری ظلم منوع ہے

یہ قوانین اختیاری نہیں ہیں۔ یہ تورات ہیں۔ اور اسرائیل نے ہر ایک کو منظم طریقے سے توڑا ہے:

- اس نے جان بوجھ کر اسکلوں، ہسپتا لوں، بیکریوں اور پناہ گاہوں پر بمباری کی ہے۔
- اس نے بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے۔
- اس نے امداد روکی، پانی کے ڈھانچے کو تباہ کیا اور 20 لاکھ سے زیادہ لوگوں کی بجلی منقطع کی۔
- اس نے باغات کو زین بوس کیا، گھروں کو مسمار کیا اور پورے محلات کی نسلی صفائی کی۔

یہ دفاع نہیں ہے۔ یہ بے حرمتی ہے۔ یہودی قانون، یہودی اخلاقیات اور یہودیوں کے خدا کے ساتھ عہد کی خیانت۔

## بیکو اچ نفس اور بیٹھسیلم ایلہیم

روایتی یہودیت کا ماننا ہے کہ انسانی زندگی مقدس ہے۔ بیکو اچ نفس کا اصول۔ زندگی بچانے کی ذمہ داری۔ تقریباً تمام دیگر احکام پر غالب ہے۔ زندگی کی قیمت لاتنا ہی ہے۔ ایک معصوم زندگی لینا خدا کے نام کی بے حرمتی ہے۔

مزیدیہ کہ، یہودیت سکھاتی ہے کہ تمام انسان بیٹھسیلم ایلہیم۔ خدا کی صورت میں بنائے گئے ہیں (پیدائش 1:27)۔ اس میں فلسطینی بھی شامل ہیں۔ غزہ کا ہر بچہ الہی نشان رکھتا ہے۔ ملے تلے دبی ہر عورت، ڈرونز کے ذریعے سزا پانے والا ہر باب، محاصرے کی وجہ سے بھوک سے مرنے والا ہر خاندان اپنے اندر خدا کی صورت کی چنگاری رکھتا ہے۔

ان کی انسانیت سے انکار کرنا خدا سے انکار کرنا ہے۔ خدا کے نام پر ان کا قتل چیلل ہاشم ہے۔ الہی کی بے حرمتی۔

## دواوہ بمقابلہ جاوت

اسرائیل خود کو ایک دشمن علاقے میں واحد جمہوریت کے طور پر پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ حقیقت میں، اس کے پاس مشرق و سلطی کی سب سے جدید فوج ہے، جو ریاستہائے متحده کی غیر مشروط حمایت سے ہے اور سیمسن آپشن کے نام سے مشہور نظریے کے تحت ایٹھی ہتھیاروں سے لیس ہے۔

اس کے باوجود، یہ بچوں کے پھینکے ہوئے پھرلوں کا جواب گولیوں سے دیتا ہے۔ یہ حماس کے بنائے ہوئے راکٹوں کا جواب دیتا ہے۔ جو کہ تقریباً سبھی اس کے آخرن ڈوم سے روک لیے جاتے ہیں۔ 2000 پاؤنڈ کے بموں سے۔ یہ پورے خط میں۔ یمن، شام، لبنان، ایران۔ ”پیشگی“ جملے کرتا ہے اور جب جواب میں حملہ ہوتا ہے تو دہشت گردی کا رونا روتا ہے۔ اس نے یہودی صدمے کو اجتماعی قتل کے جواز کے لیے ہتھیار بنایا ہے۔

لیکن دنیا بدل رہی ہے۔ آنکھیں کھل رہی ہیں۔ ظلم کو اب متقدی زبان یا ماضی کے دکھوں کی اپیلوں سے نہیں چھپایا جا سکتا۔ خون بہت واضح ہے۔ لاشیں بہت زیادہ ہیں۔

## امریکہ کی ہم نوائی

اسرائیل کا سب سے بڑا حامی، ریاستہائے متحدہ، نے اقوام متحده کی سلامتی کو نسل میں اسرائیل کی تنقید کرنے والی تقریباً ہر قرارداد پر ویٹو لگایا ہے۔ لیکن وہ اس سے بھی آگے بڑھے۔

2024-2025 میں، امریکہ نے بین الاقوامی فوجداری عدالت کے چیف پر اسیکیوٹر کریم خان اور کئی آئی سی سی ججوں پر پابندیاں عائد کیں جب انہوں نے غزہ میں انسانیت کے خلاف جرائم اور جنگی جرائم کے لیے اسرائیلی وزیر اعظم بخاریمن نیتن یاہو اور وزیر دفاع یوآف گالنت کے لیے گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے۔

امریکہ نے اقوام متحده کی مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی خصوصی نمائندہ فرانسیسکا البانیز کو بھی سچ بولنے کی جرأت کرنے پر نشانہ بنایا۔ دریں اشنا، نیتن یاہو۔ جو بین الاقوامی گرفتاری کے وارنٹ کا ہدف ہے۔ آزادانہ طور پر سفر کرتا ہے اور مغربی رہنماؤں، بشمول سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ، کی طرف سے وائٹ ہاؤس میں خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

## مغربی میڈیا اور ”سب سے زیادہ اخلاقی فوج“

وہ اسرائیلی فوج کو ”دنیا کی سب سے زیادہ اخلاقی فوج“ کہتے ہیں۔ یہ جملہ ایک مقدس صحیفے کی طرح دہرایا جاتا ہے جبکہ یہ امریکی ساختہ بموں کو پناہ گزین کیمپوں پر گرتا ہے، کھانے کے انتظار میں کھڑے شہریوں کا قتل عام کرتی ہے، اور صحافیوں، ڈاکٹروں اور بچوں کو نشانہ بناتی ہے۔

مغربی میڈیا، جو سچائی کا محافظ ہونا چاہیے، نے ہم نوائی میں شمولیت اختیار کی ہے۔ وہ مغربی کنارے پر آباد کاروں کے ہجوم کو ”تصادم“ کے طور پریان کرتے ہیں۔ وہ قتل کیے گئے فلسطینی بچوں کے نام دفن کرتے ہیں جبکہ ہر اسرائیلی دعوے کو بڑھا چڑھا

کر پیش کرتے ہیں، خواہ وہ کتنا ہی بے بنیاد ہو۔ وہ یہود شمنی کے الزامات کو اختلاف رائے کو خاموش کرنے کے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

اسرائیلی فوجی و یڈیو زپوسٹ کرتے ہیں جن میں وہ لوٹی ہوئی فلسطینی گھروں میں ناچلتے ہیں، مرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، اور نقل مکانی کا جشن مناتے ہیں۔ یہ چھپایا نہیں جاتا۔ اس سے انکار نہیں کیا جاتا۔ یہ فخر سے پیش کیا جاتا ہے۔ نازی جرائم کی ایک لہناویں الٹ پھیر: جہاں نازیوں نے چھپ کر قتل کیا، صیہونی سب کے سامنے قتل کرتے ہیں۔ دنیا کا مذاق اڑاتے ہوئے، اسے روکنے کی ہمت دلاتے ہوئے۔

## انسانی ضمیر کے خلاف جنگ

غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ صرف فلسطینی عوام کے خلاف جرم نہیں ہے۔ یہ انسانیت کے خلاف جرم ہے۔

دنیا کی سب سے جدید فوجوں میں سے ایک کو 20 ڈالر کے خیموں میں رہنے والے خاندانوں پر ایف-16 سے 100,000 ڈالر کے بم گراتے دیکھنا جنگ نہیں ہے۔ یہ انسانی ضمیر پر حملہ ہے۔ "خود دفاع" کے نام پر جلے ہوئے بچوں کی لاشوں کو جائز قرار دینا اخلاق کے تصور کی توہین ہے۔

اسرائیل غزہ کا انٹر نیٹ بند کر سکتا تھا، جیسے اس نے بجلی، پانی اور امداد بند کی۔ لیکن وہ انٹر نیٹ کو چالو رکھتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ دنیا یہ دیکھے۔ یہ نفسیاتی جنگ ہے۔ یہ ایک دھمکی ہے: دیکھو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور جان لو کہ کوئی قانون، کوئی عدالت، کوئی اصول ہمیں نہیں روک سکتا۔

یہ صرف غزہ کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ یہ ہمدردی کے خلاف جنگ۔ تمہاری روح کے خلاف جنگ۔

## عہد توڑنے کی قیمت

عہد قتل کی اجازت نہیں ہے۔ یہ انصاف، رحم اور عاجزی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تورات خبردار کرتی ہے: جب اسرائیل اپنی اخلاقی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کرتا ہے، خدا اپنی نعمت واپس لے لیتا ہے۔

”اگر تم میری بات نہ مانو گے... تو میں تمہیں قوموں میں بکھیر دوں گا اور تمہارے پیچھے تلوار لھینچوں  
گا۔“ (احجار 33:26)

صیہونیت نے اس عہد کو توڑ دیا ہے۔ اس نے زمین اور طاقت کو بت بنا دیا ہے۔ اس نے یوہ، شیم اور اجنی کو چھوڑ دیا ہے۔ اس نے وعدہ شدہ سر زمین کو قبرستان میں بدل دیا ہے۔

حساب کتاب ناگزیر ہے۔ قانونی، تاریخی اور الہیاتی۔ انصاف کا خدامذاق نہیں اڑایا جا سکتا۔ عہد کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ اور ہر بچے کا خون زمین سے پکارتا ہے، قائن کو دیے گئے انتباہ کی بازگشت کرتا ہے:

”تم نے کیا کیا؟ تمہارے بھائی کے خون کی آواز زمین سے میری طرف پکار رہی ہے۔“ (پیدائش

(4:10)

## نتیجہ

آج غزہ میں کیے جانے والے جرائم صرف ایک قوم کے خلاف نہیں ہیں، بلکہ ایک اصول کے خلاف ہیں۔ اس اصول کے خلاف کہ تمام انسانی جانیں قیمتی ہیں۔

جب دنیا غزہ کو جلتا ہوا دیکھتی ہے، تباہ ہونے والی صرف فلسطینی جانیں نہیں ہیں۔ یہ انصاف، قانون اور انسانی وقار کا معنی ہے۔ صیہونیت نے دنیا کو الٹ پلٹ کر دیا ہے۔ اس نے جنگ کو امن، نوآبادیات کو خود دفاع، قتل عام کو اخلاقیات میں بدل دیا ہے۔ اس نے بین الاقوامی اداروں کو خراب کیا، سچ بولنے والوں کو خاموش کیا اور فتح کے قوم پرستانہ امجدؑ کی خدمت کے لیے ایک قدیم مذہب کو اغوا کیا۔

لیکن یہ اختتام نہیں ہے۔ تاریخ ختم نہیں ہوتی۔ اور یہ ان لوگوں کے ساتھ نرمی نہیں کرے گی جنہوں نے اخلاقیات پر طاقت کو ترجیح دی۔

کوئی سلطنت ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔ اور انصاف ان لوگوں کے لیے ہو گا جنہوں نے راستبازی پر منافع اور شفقت پر ظلم کو ترجیح دی۔

ایک ایسی دنیا میں جہاں نا انصافی قانون بن جاتی ہے، مزاحمت کوئی جرم نہیں ہے۔  
یہ ایک فرض ہے۔